اسکول ہنگامی صورتحال میں موزوں ردعمل کے لیے طلبا کو تیار کریں: ماہرین

کراچی، پاکستان، 11 نومبر، 2018: خواہ وہ زمینی زلزلہ ہو یا سیلاب، دہشت گردی ہو یا کوئی اور ہنگامی حالات، تعلیمی اداروں پر اس کے مہلک اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے تحت پاکستان اسکول سیفٹی فریم ورک اور دیگر اداروں نے وقتاً فوقتاً تربیتی پروگرامز تشکیل دیئے ہیں تاہم اہم سوال یہ ہے کہ کیا اس وقت پاکستانی اسکولز اور ان میں زیر تعلیم طلبا ہنگامی صورت حال سے نبرد آزما ہونے کے لیے تیار ہیں؟

یہ توجہ طلب سوال محترمہ عذرا نسیم کی جانب سے اٹھایا گیا جو اے کے یو کے انسٹیٹیوٹ فار ایجوکیشنل ڈیولپمنٹ میں تدریس کے فرائض انجام دے رہی ہیں۔ انھوں نے آغا خان یونیورسٹی کے اکیسویں نیشنل ہیلتھ سائنسز ریسرچ سمپوزیم میں منعقدہ ایک سیشن میں موڈیریٹر کے فرائض انجام دیئے جہاں تعلیمی اداروں سے منسلک افراد میں ہنگامی حالات سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت کا موضوع زیر بحث لایا گیا۔ اس سال سمپوزیم کا موضوع ہے؛ "ہنگامی دیکھ بھال: وقت اور زندگی اہم ہیں"۔ سیشن میں شریک ماہرین نے تعلیمی اداروں میں ہنگامی حالات سے نمٹنے کی تیاری کو لازمی قرار دینے کی تجویز دی۔

ماہرین کے پینل میں شامل ممتاز سیفٹی اینڈ سکیورٹی ماہر ڈاکٹر نوربرٹ المیڈا نے اس حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا، "ہم اسکولز میں طلبا کو حقیقی زندگی کے لیے تیار کرتے ہیں۔ تاہم ہنگامی حالات سے نمٹنے کا ہنر نہیں سکھاتے۔ کسی طبی صورت حال میں سی پی آر تیکنیک اور ایسی ہنگامی حالت جہاں جان کو خطرہ ہو وہاں 'بھاگو- پناہ تلاش کرو- اطلاع کرو' جیسی حکمت عملی کارآمد رہتی ہے۔ یہ ایسی تیکنیکس ہیں جو بچوں کو بآسانی سکھائی جاسکتی ہیں۔ گرل گائیڈ اور بوائے اسکاؤٹس پروگرامز، سی ایس آر اقدامات اور سول ڈیفنس پروگرامز اس حوالے سے بچوں کی تربیت کے تیز ترین اور موثر ترین طریقے ہیں"۔

حبیب یونیورسٹی کی عمیمہ سعید نے اس حوالے سے رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہنگامی صورت حال یا قدرتی آفات کی صورت میں ہونے والے حالات کو عمومی تعلیمی سلسلے سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ انھوں نے کہا، "ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیمی ادارے طلبا کی مجموعی اور طویل المدت تعلیم و تربیت کو بنیادی ہدف بنائیں۔ اس طرح وہ اپنی توجہ ان میں ایسی صلاحیتوں کی ترقی پر مرکوز کرسکیں گے جس سے طلبا مشکل اور پیچیدہ صورت حال میں درست ردعمل کا اظہار کرسکیں؛ ان میں حالات سے نبرد آزما ہونے کے لیے ذہنی لچک اور اختراع پسندی جیسی صلاحیتیں بیدار ہوں اور وہ کسی بھی صورت حال میں اپنی مکمل قوت سے دوبارہ ابھرنے کے قابل ہوں۔"

اس سیشن میں اسکولوں کے صدور مدرسین، اساتذہ، اسکولوں کی انتظامیہ، شہری اداروں کے ممبران اور نجی شعبوں کے نمائندگان نے حصہ لیا۔

سمپوزیم کے دوسرے روز منعقد کیے گئے ایک پلینری سیشن میں چائلڈ لائف فاونڈیشن کے فاونڈنگ ٹرسٹی، ٹرسٹی آف ایس آئی این اے ہیلتھ ٹرسٹ اور کلینک 5 کے شریک بانی ڈاکٹر نصیر الدین محمود نے چائلڈ لائف فاونڈیشن کی تشکیل اور اس کے مقاصد بیان کیے جس کے مطابق صحت کی معیاری اور سستی سہولیات ہر بچے کا حق ہیں جو سندھ میں سرکاری اور نجی شعبے کے اشتراک سے فراہم کی جانی چاہییں۔

آرگنائزنگ کمیٹی کے صدر اور اے کے یو کے ڈیپارٹمنٹ آف ایمرجنسی میڈیسن کے چیئر ڈاکٹر اسد میاں نے سمپوزیم میں پیش کی جانے والی تجاویز حاضرین کے گوش گزار کیں جن میں قومی اور مقامی سطحوں پر ہنگامی صورت حال میں موثر دیکھ بھال کے نظام کے اطلاق کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

اے کے یو کے صدر فیروز رسول کے علاوہ پرووسٹ اور وائس پریذیڈنٹ، اکیڈمک کارل امرہین انو نے بھی اختتامی روز سمپوزیم کے شرکا سے خطاب کیا اور سمپوزیم کے منتظمین اور شرکا کو کامیاب سمپوزیم کے انعقاد کے لیے سراہا۔ اختتامی کلمات آرگنائزنگ کمیٹی کی شریک چیئر لیلی اکبر قاسم نے ادا کیے۔